وکی لیکس ویب سائٹ کے تہلکہ خیز انکشافات

امریکی سازش یا آزاد صحافت کارنامہ

معروف وکی لیکس ویب سائٹ نے ان دنوں دنیا بھر میں تہلکہ مچایا ہوا ہے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا وکی لیکس کے انکشافات سے لبریز ہیں۔ اس سے کئی حکومتوں کے ایوان لرز رہے ہیں، اور پاکستان سمیت دنیا بھر کے سیاستدانوں کے پاؤں نت نئے انکشافات اور اپنے سیاہ کارناموں کے باعث تھرتھرا رہے ہیں۔ الغرض کرہ ارض کے اربوں انسانوں پر وکی لیکس کے انکشافات کے باعث بڑے گہرے اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ ان دنوں ہر طرف یہی موضوع سخن بنا ہوا ہے، کوئی اس ویب سائٹ کے حق میں دلائل دے رہا ہے تو کوئی اس کی مخالفت کررہا ہے، کئی طبقے اسے آزادی صحافت کا بڑا کارنامہ سمجھ رہے ہیں تو دوسرے طبقے اسے 9/11 سے بڑا حادثہ سمجھ رہے ہیں۔ بہر حال جو بھی ہوا اس سے امریکی سپر پاور کا مکروہ چہرہ مزید مسخ ہوگیا ہے اور اس کی نام نہاد آزادی اظہار رائے کا بھانڈہ بھی بیچ چوراہے میں پھوٹ گیا ہے اور دنیا بھر میں اس کے سفارتکاروں کی حقیقی قلعی کھل گئی ہے کہ یہ دراصل سفارتکار نہیں بلکہ پیشہ ور جاسوس ہیں، اسی طرح دنیا بھر میں امریکہ ان دنوں جگ ہنسائی کا مرکز بنا ہوا ہے کہ اسکے اپنے حلیفوں اور دوستوں کے بارے میں کتنے خطرناک عزائم اور کس قدر خراب ذہنیت ہے۔ اسی طرح پاکستانی سیاستدانوں، حکمرانوں اور فوجی جرنیلوں کے بارے میں بھی وکی لیکس کے انکشافات نے پاکستانی عوام جو پہلے ہی ان رہنماؤں سے دور اور بداعتماد تھے مزید بدگمان کردیا ہے۔ کئی رہنماؤں نے تو امریکی سفیر کو اپنا ''قبلہ'' سمجھ کر آئے روز رکوع اور سجدۂ تعظیمی بھی کئے العیاذ باللہ اور امریکہ کو یہ اپنے اقتدار کے حصول اور بقاء کے لئے ''معبودِ حقیقی'' سمجھنے لگے کیونکہ سیاست اور اقتدار ہی ان کا ایمان مذہب اور مقصد حیات ہے۔ ع یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کہ شرمائیں یہود

کو تو سمجھ ہی نہیں آرہی کہ وہ عوام کے سامنے کیسے پیش ہوں؟ بہر حال صحافت کی دنیا میں یہ واقعہ تاریخی نوعیت کا ہے۔ اس کے جہاں مثبت پہلو ہیں وہیں اس کے بڑے منفی پہلو بھی سامنے آرہے ہیں اور ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ خود امریکہ کی ہی ایک چال معلوم ہوتی ہے تاکہ ان انکشافات کے ذریعے دنیا بھر کے ممالک میں باہمی بگاڑ اور فساد پھیلایا جائے اور خصوصاً عالم اسلام میں تو اس کے سفارتی سطح پر بڑے منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ اسی طرح کئی مسلم ممالک جو ایک دوسرے کے قریب تھے ان انکشافات کے باعث ان میں دوری اور تناؤ پیدا ہوسکتا ہے۔ اسی طرح یہ امر بھی کافی دلچسپ ہے کہ ایک گمنام سے صحافی کی رسائی کیسے ممکن ہوئی ان خفیہ اور ضخیم ذخائر تک؟ حالانکہ یہ دستاویزات پینٹاگون اور امریکی وزارت خارجہ کے انتہائی محفوظ ترین حفاظتی اور سیکورٹی کے سخت ترین پہرے میں محفوظ رہتے ہیں۔ کس قدر آسانی سے یہ لاکھوں دستاویزات ایک ویب سائٹ کے ہاتھ لگ گئے؟ اور اس سے زیادہ آسانی سے دنیا بھر میں پھیلا دیئے گئے؟ الغرض وکی لیکس اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔